سوشل میڈیا کے استعمال کے تعلق سے کچھ رہنمائیاں

فضیلۃ الشیخ سلیمان بن سلیم اللہ الرحیلی حفظہ اللہ

(سنئیر پروفیسر جامعۃ اسلامیۃ، مدینہ نبویہ)

ترجمہ: طارق علی بروہی

مصدر: شیخ کے ویڈیو کلپ سوال وجواب سے ماخوذ.

پیشکش: توحیدِ خالص ڈاٹ کام

بسم اللہ الرحمن الرحیم

سوال: جزاکم اللہ خیراً، آپ کی کیا نصیحت ہے جسے سوشل میڈیا کے استعمال کی اتنی لت لگ گئی ہو، یہاں تک کہ وہ اسے اپنی اولاد کی دیکھ بھال اور فرائض کی ادائیگی سے بھی غافل کردے؟

جواب: اے بھائیو! یہ قاعدہ یاد رکھو۔

1- ہر وہ چیز جو واجب کی ادائیگی میں کوتاہی کا سبب بنے تو وہ حرام ہے۔

2- ہر وہ چیز جو فضائل کو حاصل کرنے میں کوتاہی کا سبب بنے تو وہ مکروہ ہے۔

اگر انسان سوشل میڈیا کے استعمال کرنے کی وجہ سے اپنی شرعی واجبات کی ادائیگی میں کوتاہی کرتا ہے۔ اپنے بچوں کی تربیت نہیں کرتا، اور جو حقوق اس پر واجب ہیں اس کو ادا نہیں کرتا۔ بلکہ اب تو جو ملازمین ہیں وہ اپنے کام کی جگہ پر اس وسائل کا استعمال کررہے ہوتے ہیں۔ کسٹمر آتا ہے اور آفس (کاؤنٹر) کے سامنے کھڑا ہوتا ہے اور یہ ملازم اپنے موبائل پر لگا رہتا ہے۔ ہوسکتا ہے بیچارہ کسٹمر پانچ دس منٹ کھڑا رہے اور وہ اپنے موبائل میں مگن رہتا ہے۔ مجھے ان میں سے ایک نے بتایا کہ میں اسی طرح ایک ملازم کے سامنے کھڑا تھا اور وہ موبائل پر لگا ہوا تھا اور لکھے جارہا تھا (چیٹنگ کررہا تھا)۔ کہا میں نے دو تین منٹ بعد عرض کی: اے بھائی مجھے آپ سے کچھ کام ہے۔ اس نے کہا: کیا تم نہیں دیکھ رہے میں مصروف ہوں!

یعنی وہ ایک واجب کو چھوڑ رہا ہے اور ان وسائل میں لگا ہوا ہے، میسج بھیج رہا ہے، ریسیو کررہا ہے اور پڑھ رہا ہے اور اس جیسی چیزیں۔ اگر اس کا استعمال کسی واجب کی ادائیگی کو چھوڑنے پر منتج ہوتا ہے تو اس کا واجب کو ترک کرنے پر اس کا استعمال حرام ہوگا۔

اور اگر یہ انسان کو فضائل کو پانے میں کوتاہی کا سبب بنے۔۔۔

اے بھائیو! آج ہم اگر کسی سے پوچھتے ہیں تم نے آج کتنا قرآن پڑھا، کہتا ہے: واللہ! میں نے آج تو کچھ نہیں پڑھا۔ چلو، آخر بار قرآن کب پڑھا تھا، کہتا ہے: جمعہ کے دن، میں نے قرآن میں سے کچھ پڑھا تھا۔ پوچھتے ہیں بھائی کیوں تم نے قرآن میں سے کچھ نہیں پڑھا؟ کہتا ہے: میرے پاس وقت نہیں ہے۔ میں کہتا ہوں اگر ہم اس وقت کا حساب کریں جو لوگ ان سوشل میڈیا کے وسائل پر استعمال کرتے ہیں، اگر اس کا آدھا بھی دے دیں تو وہ روزانہ پانچ پارے پڑھ سکتے ہیں!

اور اگر یہ حرام میں ملوث ہونے کا سبب بنے تو یہ بہت بڑا ظلم ہو گا۔ انسان وہ چیز دیکھے جو اللہ نے اس پر حرام کی ہے، جیسے حرام تصاویر، گندی باتیں اور اجنبی عورتوں سے رابطے قائم کرنا، العیاذ باللہ۔ یہ بلاشبہ اپنے نفس پر ظلم کرنا ہے، اور بہت بڑا ظلم ہے۔

لہذا میرے بھائیوں میں یہ کہتا ہوں کہ ان وسائل میں بہت خیر بھی ہے دور والوں کو قریب کر دیتا ہے، انسان کتابیں پڑھ سکتا ہے، اور خبریں جان سکتا ہے اور لوگوں سے روابط قائم کر سکتا ہے۔

لیکن ہمیں چاہیے کہ ہم ایک رہنمائی کے تحت اس کا استعمال کریں۔

تو اس میں حرام سے بچیں، کیونکہ بلاشبہ اللہ تعالی ہمیں دیکھ رہا ہے۔

اس سے بھی ڈریں کہ اس کی وجہ سے کوئی واجب ترک نہ کریں۔

اور اس کے استعمال میں اسراف وزیادتی نہ کریں۔

اے بھائیو! مجھے یہ بات پہنچی کہ بعض لوگ ایک ہی گھر میں رہتے ہوئے اس کے باوجود کبھی جمع نہیں ہوتے، بچے ایک دوسرے سے واٹس ایپ وغیرہ کے ذریعے ہی رابطہ کرتے ہیں! وہ اپنے کمرے میں اور یہ اپنے کمرے میں حالانکہ دونوں ایک ہی گھر میں رہتے ہیں! نہ ملتے ہیں نہ ایک دوسرے کے ساتھ جمع ہوتے ہیں۔ اگر کسی بھائی کو دوسرے سے کوئی ضرورت ہوتی ہے تو وہ اسے میسج کر دیتا ہے، حالانکہ وہ اس کے کمرے میں ہوتا ہے۔ بلکہ میاں بیوی ایک ہی جگہ پر ہیں، کہتا ہے: یہ وقت بس گھر کے لیے ہے، میں نہیں نکلوں گا۔ لیکن سارا وقت وہ موبائل پر ہی بیٹھا رہتا ہے، اور بیوی بھی اپنے موبائل پر لگی رہتی ہے۔ دل دور ہو گئے ہیں، ان وسائل کے کثرت استعمال واسراف کی وجہ سے۔

میں یہ کہتا ہوں کہ منع نہیں ہے، آپ اسے استعمال کریں، اور اس میں خیر بھی ہے لیکن ہمیں چاہیے کہ اسے رہنمائی کے تحت استعمال کریں۔

مجھے وہ بوڑھی عورت بہت اچھی لگی جس کی اولاد تھی، اور وہ اولاد اس سے ملنے جاتی، لیکن اس نے جب یہ بات ملاحظہ کی کہ جب وہ اس سے ملنے آتے تو سب اپنی اپنی ڈیوائس (موبائلز) پر لگے رہتے ہیں، یا تو کوئی میسج پڑھ رہے ہوتے ہیں یا خود لکھ رہے ہوتے ہیں۔ اس بڑھیا نے ایک ٹوکری اپنے گھر کے دروازے پر رکھ دی، اور کہا جو میرے گھر ملنے آنا چاہتا ہے تو اسے چاہیے اپنا موبائل یہاں رکھ دے۔ میرے لیے اندر آئے، میرے ساتھ بیٹھے، مجھ سے بات کرے اور اپنے بھائیوں سے۔ اور جب نکلے تو اپنا موبائل واپس لے لے۔

تو یہ معاملہ واقعی ایک حقیقت ہے، اللہ تعالی سائل کو جزائے خیر دے کہ اس نے اس پر تنبیہ کی، ہمیں بھی چاہیے کہ اس بارے میں متنبہ ہو جائیں۔

تصدیق نامہ

مندرجہ بالا مواد توحیدِ خالص ڈاٹ کام کی جانب سے نظر ثانی کیا گیا ہے اور ہمارے علم کے مطابق اس میں کتاب وسنت اور فہم سلف صالحین کے مخالف کوئی بات مندرج نہیں۔ آپ اگر ٹائپنگ وغیرہ میں کوئی بھی غلطی محسوس کریں تو ضرور مطلع فرمائیں۔ اسی طرح سے اگر ترجمے میں کسی بھی قسم کی غلطی، تضاد، نقص یا ابہام پائیں، یا پھر اصل عربی متن کے مقتضی کے خلاف کوئی اور معنی ومفہوم بیان کرنے کی کوشش کی گئی ہو، یا پھر تیار کردہ مواد میں کوئی بھی بات قرآن وسنت اور فہم سلف صالحین کے خلاف ہو تو ضرور ہمیں مطلع فرمائیں

info@tawheedekhaalis.comاور براہ مہربانی غلطی کی نشاندہی مکمل حوالے کے ساتھ کی جائے تاکہ فوری اصلاح ممکن ہو۔

یہ بات بھی ذہن نشین رہنی چاہیے کہ ہم میں سے کوئی آپ کے دینی مسائل کا جواب یا فتوی دینے کا مجاز نہیں بلکہ اس سلسلے میں علماء کرام سے براہ راست رابطہ کیا جائے۔ البتہ اگر آپ کے پاس کوئی مفید تجاویز ہوں تو ہم اس پر ضرور غور کریں گے۔